سوال

(117) تعزیتی مجلس برپا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو دفن کرنے کے تین دن بعد تک تعزیتی (ماتمی) اجتماع کرنے اور قرآن خوانی کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے گھر میں کھانے پینے یا قرآن خوانی کے لیے اکٹھا ہونا بدعت ہے۔ اسی طرح ورثاء کا میت کے لیے کسی دعائیہ مجلس کا انعقاد بھی بدعت ہے۔ میت کے گھر صرف تعزیت کرنے اوران کے حق میں دعا کرنے اوراہل خانہ کو تسلی دینے کے لیے جانا چاہیے۔

لوگوں کا تعزیتی اجتماع (ماتم) منعقد کرنا، خاص طرح کی دعائیہ مجالس برپا کرنا، قرآن خوانی کے لیے محافل کا انعقاد کرنا، ایسی چیزوں کا شرع میں کوئی وجود نہیں، اگران جیسی چیزوں میں کوئی خیر ہوتی توہمارے سلف صالحین ایسا ضرور کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ جب جعفر بن ابی طالب، عبداللہ بن رواحہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم جنگ موتہ میں شہید ہوئے اوروحی کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوان حضرات کی موت کی خبر دی، ان کے لیے دعا فرمائی اوراپنی رضا کا اظہار فرمایا، لیکن نہ تولوگوں کوجمع کیا، نہ کوئی دعوت ترتیب دی اورنہ کوئی ماتمی پروگرام تشکیل دیا، حالانکہ یہ لوگ افضل ترین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ جناب ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوامگراس بات کے باوجودکہ آپ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں کسی نے آپ کا ماتم نہ کیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مگرکسی نے کوئی ماتم نہ کیا، لوگوں کورونے دھونے کے لیے جمع کیا نہ انہوں نے قرآن خوانی کی۔ بعدازاں عثمان وعلی رضی اللہ عنہما شہید کیے گئے، تو اس موقع پرلوگوں کوجمع نہ کیا گیاکہ وہ ان کے لیے دعا کریں یا مجلس ترحیم منعقد کریں۔ میت کے عزیزوں یا ہمسایوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ میت کے اہل خانہ کے لیے کھانا تیارکر کے ان کے ہاں بھجوائیں۔ جیساکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر پہنچی توگھر والوں سے فرمایا:

(اصْنَعُوا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ) (رواہ الترمذی فی کتاب الجنائز)

''آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، تحقیق ان کے پاس ایک ایسی خبر پہنچی ہے جوانہیں مشغول کردے گی۔'' (اوروہ کھانا وغیرہ تیار نہیں کرسکیں گے)۔

گھر والے ایک مصیبت سے دوچارہیں، اب اگرکھانا تیارکر کے ان کے ہاں بھیجا جائے تو یہ ایک مشروع کام ہے۔ لیکن انہیں ایک نئی مصیبت سے دوچار کرنا اور لوگوں کے لیے

کھانا تیار کرنے کا پابند بنا دینا سنت کے یکسر خلاف ہے۔ بلکہ بدعت ہے، جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

(كُنَّا نَرَى الِاجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ، بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ) (رواہ ابن ماجۃ)

''ہم میت والوں کے ہاں جمع ہونے اور دفن کے بعد کھانا تیار کرنے کو نوحہ سمجھتے تھے۔''

اور نوحہ یعنی بلند آواز سے چیخنا چلانا حرام ہے اور اس کی وجہ سے میت کو عذاب قبر دیا جاتا ہے۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے، ہاں آنسو بہانے میں کوئی حرج نہیں۔ وباللہ التوفیق۔۔۔شیخ ابن باز۔۔۔

هٰذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

جنائز، صفحہ: 130

محدث فتویٰ